قادیان کی جھوٹی نبوت

ایک سو دس سالہ تاریخ پر ایک نظر

قادیانی دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کو کافر اور خود کو اصلی مسلمان سمجھتے ہیں۔ گزشتہ چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے کسی نبی نے نہیں آنا۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہے جو سب کے سب قادیانی عقائد کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی عقائد کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا مسلمان نہیں".....

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

(۲) "جو شخص میری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا۔ رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۸ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳) "ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں"۔ (یعنی غیر مسلم سمجھیں) "ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں" (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

(۴) "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں".... (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنف مرزا محمود قادیانی)

(۵) جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔ (ڈائری خلیفہ قادیان میاں محمود، مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(۶) غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں.....

(اخبار الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱ء)

یہ بات ہر کسی کو معلوم ہے کہ سر ظفر اللہ خان آنجہانی نے قائد اعظم کا جنازہ اپنے اسی عقیدہ کی وجہ سے نہیں پڑھا تھا۔

(۷) ہر مسلمان میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔ (آئینہ کمالات اسلام ۵۴۷)

سبحان اللہ! کیا انصاف ہے۔ جعلی نبوت کا منکر بیٹا ہے اور بدکار اس کی ماں قرار دی جارہی ہے خواہ وہ جعلی نبوت کے وجود میں آنے سے پہلے دنیا سے رخصت ہوچکی ہو۔ کیا مرزائی جج اپنے "نبی" کی اس سنت پر عمل کریں گے؟ اس سوال کا جواب مرزائی امت بالخصوص اس کے عالموں، ججوں، وکلاء اور دیگر دانشوروں کے ذمہ ہے کہ اگر کسی مسلمان خاتون کے تین بیٹوں میں سے دو قادیانی ہوجائیں تو کیا وہ عفیفہ بدستور بدکار رہے گی یا صالحات کے زمرہ میں داخل ہوجائے گی یا مرزاجی کی منطق کے مطابق ۱،۲ بدکار اور ۳،۲ صالحہ ہوگی؟

(۸) جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں" (انوار الاسلام صفحہ ۲۰)

مرزا جی کے دو بیٹے مرزا افضل احمد اور مرزا سلطان احمد نبوت کاذبہ پر ایمان نہیں لائے تھے۔ کیا یہ فتویٰ یا الہام ان پر اور ان کی والدہ صاحبہ پر بھی لاگو ہوتا ہے؟ مرزائی جج، وکلاء اور دانشور کیا فرماتے ہیں بیچ اس مسئلہ کے۔

(۹) "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔("نجم الہدیٰ"ص ۱۵، مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزائیت سے تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر مرزا جی کے کسی مخالف کے خاندان کی کوئی عورت یا کچھ عورتیں مرزائی ہوجائیں تو مخالف سے رشتہ داری کی وجہ سے وہ کتیوں کے زمرہ میں ہی رہیں گی یا ان کے لئے کوئی رعایت ہے۔ سوال پوچھنے کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی کہ مرزا جی کا مندرجہ بالا فتویٰ یا الہام ایسی عورت یا عورتوں کے لئے کسی استثنائی صورت کی نشاندھی نہیں کرتا۔ معزز قارئین انصاف فرمائیں کہ یہ زبان کسی نبی یا مجدد کی تو چھوڑیئے کسی عام سے شریف الںسان کی بھی ہوسکتی ہے؟ اس سب کچھ کے باوجود قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد رتبے کے اعتبار سے صاحب خلق عظیم حضرت محمد ﷺ سے افضل تھا (العیاذ باللہ)

ایک قادیانی شاعر جعلی نبی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(قاضی ظہور الدین اکمل ..... اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

مولانا ظفر علی خان نے مرزا جی کی بدزبانی کا نوٹس لیا اور اپنی بے مثل شاعری سے جعلی نبوت کی چولیں ہلادیں فرماتے ہیں۔

جو بات بات پہ تم کو حرامزادہ کہے
ہر ایسے بد اصل و بدنہاد و بد زباں سے ہجو

وہ جعلی نبوت کو مزید آئینہ دکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پیسہ ترا ایمان ہے
گالی تری پہچان ہے
جو بھی تیرا الہام ہے
آوردۂ شیطان ہے
اے فتنۂ آخر زماں

سچ فرمایا مولانا نے۔ جو بھی ترا الہام ہے۔ آوردۂ شیطان ہے۔ مرزا غلام احمد کے الہام خود مولانا کے ہر شعر کی تصدیق کرتے نظر آتے ہیں..... ملاحظہ فرمایئے.....!

(۱) "میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں" .... (تذکرہ صفحہ ۱۹۲)
(۲) "الہام ہوا، تُو میرے بیٹوں جیسا ہے" (تذکرہ صفحہ ۵۲۶)
(۳) "میرا تعلق خدا سے ناقابل بیان ہے" (براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۵۶)
مرزا غلام احمد کے ایک نام نہاد "صحابی" قاضی یار محمد نے اپنے ٹریکٹ موسومہ اسلامی قربانی صفحہ ۱۲ پر اس ناقابل بیان تعلق کی وضاحت بہ زبانی مرزا قادیانی اس طرح کی ہے کہ "ان پر کشف کی حالت اس طرح طاری ہوئی کہ گویا وہ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا (العیاذ باللہ)
(۴) "الہام ہوا، تو محمد رسول اللہ ہے" (تذکرہ طبع ۳ صفحہ ۹۳)
(۵) "الہام ہوا، رسول اللہ کے بیٹے" (تذکرہ طبع ۳، صفحہ ۵۷۷)
(۶) "خدا تعالیٰ نے اس کتاب (براہین احمدیہ) میں میرا نام مریم رکھا" (صفحہ ۴۰)

قادیانی عقائد کے مطابق مرزا غلام احمد کے ۹۹ اسمائے الحسنیٰ ہیں۔ فہرست کے مطابق پہلا نام "احمد" اور آخری یعنی نمبر ۹۹ غازی ہے۔ گیارہواں گورنر جنرل، ساٹھواں کرشن، اکسٹھواں رودر گوپال، باسٹھواں امین الملک جے سنگھ بہادر اور تریسٹھواں برہمن اوتار ہے۔ انہیں میں سترھویں نمبر پر آنجہانی کا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" درج ہے۔ لفظ قادیانی، قادیانیوں کے نبی کے حصہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے باعث تفاخر ہونا چاہیئے نہ کہ باعث تضحیک خود مرزا غلام احمد آنجہانی کا کہنا ہے کہ

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین اردو ص ۵۲)

ایک قادیانی شاعر نے مرزا غلام احمد کا قصیدہ لکھا ہے۔

اے مرے پیارے مری جان رسولِ قدنی
تیرے صدقے ترے قربان رسولِ قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسولِ قدنی
سرمۂ چشم تری خاکِ قدم بنواتے
غوثِ اعظم شہ جیلاں رسولِ قدنی

(العیاذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیاں ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲)

مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ نے اپنی تصنیف کتاب الرویا میں لکھا ہے (صفحہ ۴۶) کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیاں خشک ہوچکی ہیں جبکہ قادیان کی چھاتیاں تازہ دودھ سے بھری پڑی ہیں۔ مرزائیوں کے اکابر کی یہ تحریریں تو اس خیال کی تائید کرتی نظر آتی ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قادیانی کہلانا باعث عزت و افتخار سمجھتے ہوں گے۔ اگر اس کے برعکس

مرزائی لفظ "قادیانی" کو باعث تضحیک سمجھ کر کسی احساس کمتری میں مبتلا ہیں تو پھر انہیں خود سوچنا چاہیئے کہ وہ کس ہستی سے کٹ کر کس پستی سے جڑے ہیں۔ مسلمان تو حضور اکرم ﷺ کے کسی بھی اسم مبارک سے منسوب ہونا اس لئے باعث عزت اور سامان بخشش سمجھتے ہیں۔ حکیم الامت، روئے زمین کے تمام مسلمانوں سے اس طرح مخاطب ہیں۔

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

لفظ "قادیانی" مرزا غلام احمد کے "الہامی" نام کا حصہ ہے۔ قادیانی مردوزن آخر اپنے نبی کے "اسماء الحسنیٰ" سے منسوب ہونے سے کیوں شرماتے ہیں۔ وہ صرف اسلام اور مسلمانوں کو ہی اپنا ہدف کیوں بنائے ہوئے ہیں جبکہ ان کے نبی نے اپنے کئی ایک "اسماء الحسنیٰ" دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کے ناموں پر بھی رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے کرشن، رودر گوپال، برہمن اوتار اور امین الملک جے سنگھ بہادر وغیرہ۔ سوچنا چاہیئے کہ وہ دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر اسلام کو ہائی جیک کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ مسلم امہ کے سامنے ان کی حیثیت ہی کیا ہے؟ منکرین ختم نبوت بالخصوص ان کا نوجوان طبقہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کریں (ترجمہ) تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے (سورۃ المائدہ آیت ۸۲) زمینی حقائق قرآن مجید کے اس فرمان کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کیا آج پوری دنیا میں مسلم امہ یہود اور مشرکین کی سازشوں اور ظلم و ستم کا نشانہ نہیں ہے۔ چیچنیا، بوسنیا، فلسطین اور کشمیر کے لوگوں کا قصور کیا ہے کہ انہیں مسلسل خاک و خون میں تڑپایا جارہا ہے۔ صرف یہ کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں اور ان کے لائے ہوئے دین اسلام پر ایمان رکھتے ہیں دوسری طرف مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکاروں کا اسلام ہے جو یہودیوں کو بھی "وارہ کھاتا ہے" اور ہندو بت پرست مشرکین کو بھی۔ اسرائیل کی حکومت کی اجازت سے قادیانیوں کا ایک مشن وہاں عرصہ دراز سے فلسطینی مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے اور اسرائیل نے اپنی فوج میں قادیانیوں کی بھرتی کی بھی اجازت دے رکھی ہے۔ یہ اجازت ان "خدمات" کے صلہ میں ہے جو پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ (سر ظفر اللہ) نے اقوام متحدہ میں مظلوم فلسطینی مسلمانوں کے لئے انجام دی تھیں اور جن کے نتیجے میں وہ آج تک دربدر ہیں۔ مرزائیوں کا پوپ اپنے دادا کی نبوت کے بانیوں کے دیس میں ان کی حکومت کی اشیر باد سے ٹی وی چینلز پر اپنے نام نہاد جعلی اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ یورپ اور امریکہ کی حکومتیں جن کا وجود یہودی سرمایہ کا مرہون منت ہے، سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے شیطان صفت اوباش لوگوں کی سرپرستی کرکے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کی دل آزاری کر رہی ہیں۔ بھارت کے مشرکوں کی حکومت نے مرزائیوں کو قادیان میں "۳۱۳ درویش" رکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے جب کہ مسلمانوں کی عبادت گاہیں تک محفوظ نہیں۔ بابری مسجد کا سانحہ کوئی دور کی بات نہیں وہاں مسلمان انتہائی کسمپرسی میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ کشمیر میں رقص ابلیس جاری ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ یہودی اور ہندو مشرکین قادیانیوں کے "اسلام" کے ساتھ تعاون کرتے اور اسے پھولتا پھلتا دیکھنا چاہتے ہیں مگر مسلم امہ کے درپے آزار ہیں۔ مرزائیوں کی ایک کثیر تعداد لاعلمی کی بناء پر یا مرزائی والدین کے ہاں پیدا ہونے کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ انہیں یہ مسئلہ پیار سے سمجھانے کی ضرورت ہے اگر وہ تمام تعصبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان

"تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے" پر غور کرکے خود فیصلہ کریں کہ یہودی اور مشرک کس قوم کی مخالفت میں سب سے زیادہ سخت ہیں تو وہ لازماً اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ قوم رسول ہاشمی یعنی مسلم امہ کے شدید ترین دشمن ہیں اور جعلی نبی کی امت کے دوست ہیں۔ ۳ جنوری ۱۹۹۷ء کے اخبارات کے مطابق اسرائیلی صدر نئی دہلی پہنچ گیا، جہاں وہ بھارتی حکومت سے وسیع تر فوجی تعاون کے معاہدے کرے گا۔ اسرائیل نے بھارت کو جدید ترین راڈار اور آبدوزیں دینے کا عندیہ بھی دیا ہے۔ یہ کثیر المقاصد میری ٹائم ریڈار سو ٹارگٹ تلاش کرسکتا ہے۔ یہود و ہنود (مشرکین) کا یہ گٹھ جوڑ کس مذہب اور قوم کے خلاف ہے؟ دنیا میں بڑے مذاہب اور نظام..... اسلام، عیسائیت، یہودیت، بدھ مت، ہندوازم اور اشتراکیت ہیں۔ زمینی حقائق سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہود و ہنود کسی قوم یا مذہب سے اس قسم کی عداوت نہیں رکھتے جیسی ان کو مسلمانوں اور اسلام سے ہے۔ آیہ مبارکہ (ترجمہ) "تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود و مشرکین کو پاؤ گے" ایک لازوال حقیقت ہے۔ مرزائیوں بالخصوص ان کے نوجوان طبقے کو اس آیہ مبارکہ کی روشنی میں اپنے "ایمان" کا جائزہ لینا چاہیئے۔ وہ اس حقیقت پر بھی غور و فکر کریں کہ عرب کے جاہل اور اجڈ قبائل کی شدید ترین مخالفت سے پیدا ہونے والے انتہائی نامساعد حالات میں دنیاوی اسباب کی شدید قلت کے باوجود سچی نبوت کے اثرات ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں چاردانگ عالم میں پھیل گئے اور مزید چند سال بعد ۲۰-۲۵ لاکھ مربع میل کا علاقہ سچے رسول ﷺ کے جاں نثاروں کے زیر نگین آگیا۔ جبکہ جھوٹی نبوت کی ایک سو دس سالہ تاریخ جعلسازیوں، فریب کاریوں، راسپوٹینی، آرزوؤں، ناکامیوں اور نامرادیوں کے سوا اپنے دامن میں کچھ نہیں رکھتی۔ حالانکہ برصغیر کی آزادی تک انہیں محکوم ہندوستان میں فرنگی سامراج کی مکمل حمایت حاصل رہی ہے اور اب تک حاصل ہے۔

ایک اور روایت جس کی طرف مرزائی نوجوانوں کی توجہ مبذول کراکر انہیں اپنے عقائد کا جائزہ لینے کی دعوت دینا چاہتا ہوں یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مولد و مسکن کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو ص ۵۲)

اس کے فرزند دلبند مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب حقیقت الرویا میں کہا ہے (صفحہ ۴۶) "کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہوچکا ہے اور قادیان کی چھاتیاں دودھ سے بھری پڑی ہیں۔" (خلیفہ جی نے یہ وضاحت نہیں کی کہ تازہ دودھ "خدا سے ناقابل بیان" تعلق کی وجہ سے اترا ہے یا کسی اور سبب سے۔ ان کا دعویٰ اتنا ہی جھوٹا ہے جتنا ان کے اباجان کا دعویٰ نبوت۔ جھوٹی نبوت کے اجراء کے صرف سو سال بعد قادیان اور ربوہ..... دونوں اجڑ چکے ہیں۔ قادیان کی وہ رونقیں جو فرنگی سامراج کی مرہون منت تھیں۔ چھوڑیے رات گئی بات گئی کا نقشہ پیش کررہی ہیں۔ ریڈیو رپورٹ کے مطابق گزشتہ دسمبر کے "قادیانی حج" پر قادیان میں صرف آٹھ ہزار افراد اکٹھے ہوسکے۔ جب کہ ربوہ کا ٹنٹا کب کا ختم ہوچکا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی رونقیں گزشتہ ۱۴ سو سال سے جاری و ساری ہیں۔ ہر سال حضور ﷺ کے لاکھوں امتی حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کرہ ارض کے ان مقدس ترین شہروں میں حاضری دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ ابدالاباد تک قائم رہنا ہے۔ ع

شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات